اخذ و ترتیب: محمد عبد الرحمن جامی نقشبندی (جلالپور پیروالہ)

صدقۃ الفطر کے احکام

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رحمت عالم ﷺ نے صدقۃ الفطر کو ضروری قرار دیا۔ (فی کس) ایک صاع کھجوریں یا اسی قدر جو یا ان کی قیمت نقد دیئے جائیں۔ غلام اور آزاد، مذکر اور مؤنث (یعنی مرد اور عورت) اور ہر چھوٹے بڑے مسلمان کی طرف سے اور نماز عید کے لئے جانے سے پہلے ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ (مشکوۃ ص ۱۶۰ بحوالہ بخاری و مسلم)

صدقہ فطر کس پر واجب ہے:

جس شخص پر زکواۃ فرض ہو یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اسکی قیمت ملکیت میں ہو۔ یا اگر سونا چاندی اور نقد رقم نہ ہو اور ضرورت سے زائد سامان موجود ہو۔ جسکی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی بن سکتی ہے۔ اس پر صدقۃ الفطر واجب ہے۔

زکواۃ فرض ہونے کے لئے ضروری ہے کہ مال نصاب پر چاند کے حساب سے ایک سال گزر جائے لیکن صدقۃ الفطر واجب ہونے کے لئے یہ شرط نہیں ہے اگر رمضان المبارک کی تیس تاریخ کو کسی کے پاس مال آگیا جس پر صدقہ الفطر واجب ہو جاتا ہے۔ تو عید الفطر کی صبح صادق ہوتے ہی اس پر صدقہ الفطر واجب ہو جاتا ہے۔

فائدے

حکم شرعی کے انجام دینے کا ثواب تو ملتا ہی ہے اس کے ساتھ مزید دو فائدے اور ہیں۔

اول یہ کہ صدقہ فطر روزوں کو پاک و صاف کرنے کا ذریعہ ہے روزے کی حالت میں جو فضول باتیں کیں اور جو کوتاہیاں ہوئیں صدقہ فطر ان کی تطہیر کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ عید کے دن ناداروں اور مسکینوں کی خوراک کا انتظام ہو جاتا ہے اور وہ بھی عام مسلمانوں کے ساتھ اس خوشی میں شریک ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے عید کی نماز کو جانے سے پہلے صدقۃ الفطر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کتنا سستا سودا ہے کہ محض دو سیر گیہوں دینے سے تیس روزوں کی تطہیر ہو جاتی ہے۔

اس لئے بعض بزرگوں نے فرمایا کہ اگر مسئلہ کی رو سے کسی پر صدقہ فطر واجب نہ بھی ہو تب بھی دینا چاہیئے کہ خرچ معمولی اور نفع زیادہ ہے۔

صدقہ فطر کس کی طرف سے دیا جائے

عورت پر اپنی طرف سے دینا واجب ہے، شوہر کے ذمہ اس کا صدقہ فطر ادا کرنا ضروری نہیں۔ ہاں شوہر کی جو نا بالغ اولاد ہے اسکی طرف سے اس پر صدقہ فطر دینا واجب ہے۔ بچوں کی والدہ کے ذمہ بچوں کا صدقہ فطر دینا لازم نہیں اگر بیوی کہے کہ میری طرف سے ادا کر دے تو ادا ہو جائیگا۔ اگرچہ اس کے ذمہ نہیں شرعی جہاد کے دور میں غلام باندی آتے۔ وہ جس کی ملکیت ہوتے اس کے ذمہ ان کا صدقہ بھی لازم تھا۔ افسوس کہ آج ہم شرعی جہاد کی نعمت سے محروم ہیں۔

صدقہ فطر میں کیا دیا جائے

جناب نبی کریم، خاتم النبیین محمد رسول ﷺ نے صدقۂ فطر کی ادائیگی میں دینار و درہم، سونے چاندی کے سکے کا ذکر نہیں کیا بلکہ عام طور پر گھروں میں استعمال ہونے والی چیزوں کے متعلق ارشاد فرمایا۔ جیسے حدیث بالا میں ایک صاع کھجور یا جو کا ذکر ہے دوسری حدیثوں میں ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش کا ذکر ہے بعض روایات میں دو آدمیوں کی طرف سے ایک صاع گندم کا ذکر ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی عقیدہ ہے۔ اگر گندم دے تو نصف صاع اور جو دے تو ایک صاع۔ زمانۂ نبوت میں گندم وغیرہ ناپ کر فروخت ہوتی تول کا رواج نہ تھا۔ تو اس زمانہ میں ناپ کے پیمانہ کا ذکر ہے۔ ہمارے یہاں کے اسلاف نے حساب لگایا تو ۸۰ تولہ کے حساب سے ایک سیر ساڑھے بارہ چھٹانک فی کس بنتا ہے۔

ادائیگی کا وقت

صدقہ فطر عید کے دن کی صبح طلوع ہونے پر واجب ہوتا ہے۔ نماز عید سے پہلے ادا کرنا افضل ہے۔ پہلے ادا نہ کیا تو ساقط نہ ہوگا۔ اس کی ادائیگی برابر ذمہ رہے گی۔ بعد میں اداء کر دیا جائے گا۔ جو بچہ عید الفطر کی صبح صادق ہو جانے کے بعد پیدا ہو اس کی طرف سے ادائیگی واجب نہیں۔ اس طرح اس سے پہلے کوئی فوت ہو جائے جب بھی نہیں۔

نا بالغ کا صدقہ

اس کے مال سے دیا جائے اگر وہ مالدار ہے۔ مثلاً کسی نے اس کو مال ہبہ کیا یا خیرات کا مال پہنچا اس صورت میں اپنے مال سے دینا واجب نہیں اس کے مال سے دے۔ اگر کسی نے روزے نہ رکھے تب بھی

بصورت نصاب صدقہ فطر ادا کرنا ہو گا۔ ادائیگی میں گندم یا جو کی بجائے ان کا آٹا ر اسی مقدار سے اور نقد قیمت حساب کر کے دینے کی اجازت ہے بلکہ قیمت سے ادائیگی افضل ہے۔ کیونکہ محتاج لوگوں کی ضروریات مختلف ہوتی ہیں۔ وہ قیمت سے ان کا اہتمام کر سکتے ہیں۔

متفرق مسائل

ایک شخص کا صدقہ فطر ایک ہی کو دینا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی محتاجوں کو دینا کئی آدمیوں کا صرف ایک محتاج کو دینا سب جائز صورتیں ہیں جس پر زکوۃ واجب ہے یا اتنی مقدار میں مال اس کے پاس ہے۔ یا ضرورت سے زائد اتنا سامان ہو جس کی وجہ سے صدقہ فطر واجب ہو جاتا ہے۔ تو ایسے شخص کو صدقہ دینا جائز نہیں جن رشتہ داروں کو صدقہ فطر و زکوۃ دینا جائز نہیں ان کی تفصیل یہ ہے۔ ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، بیٹا، بیٹی، پوتی، پوتا، نواسا، نواسی، البتہ یہی رشتے سوتیلے ہوں تو انہیں دیا جاسکتا ہے۔ ہاں حقیقی بہن، بھائی، چچا، ماموں، خالہ وغیرہ کو بھی دے سکتے ہیں۔ شوہر بیوی کو یا بیوی شوہر کو نہیں دے سکتی۔ اسی طرح پیشہ ور لوگوں کی ظاہری شکل دیکھ کر بھی دینا جائز نہیں۔ تحقیق کر کے ادا کریں۔ جن رشتہ داروں کو صدقہ فطر دینا جائز ہے۔ انہیں دینے میں شرعی حکم کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ صلہ رحمی کا بھی ثواب ملتا ہے نوکروں کو بھی صدقہ فطر دیا جاسکتا ہے۔ مگر ان کی تنخواہ میں لگانا درست نہیں۔ بالغ عورت ضرورت مند ہے تو اسے بھی صدقہ دے سکتے ہیں۔ اگرچہ اس کے میکے والے مال دار ہوں۔ یہ بات محلِ نظر رہے کہ زکوۃ و صدقاتِ واجبہ کے ایک ہی احکام ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالی احکام دین پر عمل کرنے کی توفیق بخشیں اور خاتمہ بالخیر فرمائیں۔ (آمین) (استفادہ، احکام عید الفطر، از مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری مدظلہ)

قمر الحسنین

شرع پیپلز پارٹی میں ندرت احکام دیکھ
ذبیحہ امریکی حلال مرغِ پاکستاں حرام
یہ "کمیشن" ہے غلامی کی بدولت ہی حضور
سینہ میں سوزِ غلامی جسم کا سازندہ نام
زندگی دولت سے ہے دولت امریکہ میں ہے
موت ہے بے مایہ، جینا بل سے کٹ جانے کا نام

قمر الحسنین

ہو میری نصیحت بھی اگر تجھکو گوارا
ہم پہ نہ چلا دولت امریکہ کا آرا
تو جس کو سمجھتی ہے کہ ہے شیشہ تمامی
ہے اس کے پسِ پردہ بھی اک سنگ دو دھارا
"غیرت ہے بڑی چیز جہانِ تگ و دو میں
پہناتی ہے درویش کو تاجِ سرِ دارا"